بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوانِ رحمت

تظمین

بر سلام اعلیحضرت امام احمد رضا رح

الحاج بشیر حسین ناظرؔ

(تمغہ حسن کارکردگی)

مرکزی مجلس رضا

نعمانیہ بلڈنگ لاہور

پوسٹ بکس : ۲۲۰۶

تقریظ از رشحات قلم جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایڈیشنل سیکرٹری تعلیم حکومت سندھ کراچی

****

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

محترم المقام الحاج جناب بشیر حسین ناظم اہل دل' اہل کلک و قلم' اہل ادب کے حلقوں کی زینت اور کشور شعر (بالخصوص صنف نعت) میں عالم و فاضل شاعر کی حیثیت سے مسلّم و معرّف ہیں۔ دس برس پہلے اسلام آباد ہوٹل میں سیرت کانفرنس کے ایک اجلاس میں پہلی مرتبہ ان کی زیارت ہوئی۔ ان کی قلندرانہ وضع قطع اور فقیرانہ مزاج سے یہ اندازہ نہ ہوتا تھا کہ کوئی فاضل اور عظیم شاعر ہیں۔ نعت پڑھی' فقیر یہی سمجھا کہ کسی شاعر کی نعت پڑھی ہو گئی۔ نعت بلند پایہ اور سوزوگداز سے بھرپور تھی۔ میرے ساتھ بیٹھے ہوئے مندوب محترم نے بتایا کہ ناظم صاحب کی اپنی نعت ہے اور یہ تین چار مضامین میں ایم اے ہیں اور نہایت ہی وسیع مطالعہ کے مالک ہیں۔ شاعر ہفت زبان ہیں اور بیک وقت کئی خوبیوں سے متصف ہیں۔ شاعر ہیں' نقاد ہیں' مؤرخ ہیں' ادیب ہیں' دانشور ہیں اور مترجم ہیں۔ کئی معرکتہ الآراء کتابوں کے مصنف ہیں۔ خوش گلو ہیں' خوش تحریر ہیں اور ان افسروں میں شامل ہیں جن پر قومی سطح پر فخر کیا جا سکتا ہے۔

پھر اسی شام کو بلدیہ راولپنڈی کی طرف سے کانفرنس کے مندوبین کے اعزاز

میں ایک عشائیہ دیا گیا' وہاں بھی ناظم صاحب کو سننے کا اتفاق ہوا' انہوں نے بہت ہی خوبصورت نعت پڑھی۔ دل موہ لیا' اپنے قریب کرلیا' اپنا بنا لیا۔

وہ حقیقتاً بڑے لائق فائق انسان ہیں۔ ایسے سخن گو اور سخن سنج کہ سبحان اللہ' ماشاء اللہ۔ ان کا باطن ظاہر سے اچھا ہے۔ ان کا حال قال سے اچھا ہے۔ کہتے بھی خوب ہیں اور پڑھتے بھی خوب ہیں۔ ان کے کلام میں گیرائی اور فکر میں گہرائی ہے۔ بقول سید فیضی باغ و بہار شخصیت کے مالک ہیں۔ ابر بہار بن کر برستے ہیں۔ رہوار گفتار سرپٹ دوڑتا ہے تو ہاتھ سے لگام چھوٹ جاتی ہے۔ وہ بلبل کی طرح چہکتے ہیں' طوطی کی طرح باتیں کرتے ہیں اور شیر کی طرح بپھرتے اور گرجتے ہیں۔ وہ اقبال کے "جوان مرد" ہیں' "حق گو اور بے باک" مگر ان کی بے باکی حق گوئی سے دو قدم آگے ہے۔ بس گدڑی میں لعل ہیں۔ فقیر پر بڑا کرم فرماتے ہیں' ان سے اکثر ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں' جولائی ۱۹۹۱ء میں بیت پاکستان مدینہ منورہ زاداللہ شرفہا میں ملاقات ہوئی۔ وہاں وہ ڈپٹی ڈائریکٹر اپریشن (عملیات الحج) تھے مگر سراپا محبت و نیاز' خدا کرے وہ گرمی عشق سے ہرپست کو بالا کرتے رہیں۔ آمین

جناب ناظم صاحب نے اپنے رہوار فکر کی جولانیوں کے لئے امام احمد رضا کا "قصیدہ سلامیہ" منتخب فرمایا ہے ماشاء اللہ' سبحان اللہ' امام احمد رضا نعت گوئی میں اپنی نظیر آپ تھے۔ قصیدہ گوئی میں بھی ان کا جواب نہ تھا' امام احمد رضا نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں قصائد کہے یا پھر علمائے حق اور مشائخِ طریقت کی منقبتیں۔ ان کے اردو قصائد قصیدۂ سلامیہ' قصیدۂ معراجیہ' قصیدۂ نوریہ' جناب تاجدار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت و ثناء میں شہرہ آفاق قصائد ہیں۔ فاضل جلیل شاہ فضل رسول بدایونی کی مدح میں ان کے عربی حمایدِ فضل رسول اور محامد فضل رسول اور ان کے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالقادر بدایونی کی منقبت میں ان کا فارسی

قصیدہ "چراغ انس" قابل مطالعہ ہیں۔

امام احمد رضا کا "قصیدۂ سلامیہ" اتنا مشہور اور مقبول ہوا کہ آج دنیا کے گوشے گوشے میں جہاں اردو بولنے والے پہنچ چکے ہیں یہ پڑھا جاتا ہے اور برصغیر کے گلی کوچے تو اس کی گونج سے گونج رہے ہیں۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

فقیر نے مدینہ منورہ کی محافل نعت میں یہ سلام سنا۔ مسجد نبوی شریف میں مواجہہ شریف میں سنا اور خود فقیر نے بارگاہ میں یہی سلام پیش کیا۔ سبحان اللہ' الحمدللہ یہ سلام کیفیت و سرور سے معمور ہے ہی مگر مدینہ منورہ میں اس کو سن کر اور پڑھ کر جو کیف و سرور میسر آیا وہ کس زبان سے بیان کروں۔ اللہ اللہ

ع کھینچی ہے سامنے تصویر یار کیا کہنا

کاش کوئی دل والا اس قصیدے کی شرح لکھتا۔ (الحمدللہ میری خواہش حضرت مولانا مفتی محمد خان صاحب مدظلہ نے پوری کردی ہے جزاہ اللہ تعالیٰ) قصیدہ کیا ہے سیرت مصطفیٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ہے۔ قصیدہ کا ایک ایک شعر آیات واحادیث کا امین ہے۔

افغانستان کے چیف جسٹس محدّث جلیل علاّمہ محمد نصراللہ خان صاحب مدظلہ العالی نے اس قصیدہ سے متعلق بعض احادیث کی نشاندہی کی ہے۔ برمنگھم یونیورسٹی انگلستان کے ریسرچ سکالر پروفیسر غیاث الدین قریشی نے عرصہ ہوا اس قصیدہ کا انگریزی میں ترجمہ کیا تھا جو رضا اکیڈمی اسٹاک پورٹ کے صدر حاجی محمد الیاس نے شائع کر دیا تھا۔ پروفیسر موصوف نے امام احمد رضا کے نعتیہ دیوان "حدائق بخشش" کی اکثر نعتوں

اور نظموں کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو (اسلامک ٹائمز اسٹاک پورٹ) میں برابر اشاعت پذیر ہے۔

امام احمد رضا کا یہ " قصیدہ سلامیہ " اتنا مقبول ہوا کہ بہت سے شعراء نے اس پر طبع آزمائی کی۔ اس زمین پر سلام لکھنے اور اس کی ردیف "لاکھوں سلام" کو اپنی نظموں میں باندھا۔ اس پر تضمینیں لکھیں۔ مثلاً حضرت شمس بریلوی، سید محمد مرغوب اختر الحامدی، سید اشرف علی ھلال جعفری، عزیز حاصل پوری، مولانا عبدالسلام شفیق، پروفیسر فیاض کاوش، سید محفوظ علی صابر القادری، محمد عارف نقشبندی وغیرہم۔ ان حضرات میں سے سید محمد مرغوب اختر الحامدی ہی قابل ذکر شاعر ہیں جنھوں نے پورے سلام پر تضمین کہی ہے۔ اختر الحامدی کے علاوہ "قصیدہ سلامیہ" پر تضمین کہنے والوں میں سید محفوظ علی صابر القادری قابل ذکر ہیں۔ یہ تضمین ان کے مجموعہ کلام "ارمغانِ حق" (مطبوعہ راولپنڈی ۱۹۸۰ء) میں شامل ہے۔ سید صاحب موصوف صفی لکھنوی کے تلمیذ اطہر لکھنوی کے شاگرد ہیں۔ بریلی کے خاندانِ سادات سے تعلق رکھتے ہیں۔ امام احمد رضا کا زمانہ پایا۔ ان کے بچپن اور نو عمری کا زمانہ امام احمد رضا کے سامنے گزرا، اسلام آباد سے بیس میل دور واہ کینٹ میں قیام پذیر تھے۔ دوسری قابل ذکر تضمین "طوطی چمنستان رسالت" جناب بشیر حسین ناظم صاحب کی ہے جو (واہ کینٹ سے کچھ فاصلے پر) اسلام آباد میں رونق افروز ہیں۔ اس تضمین کی شان نزول یہ ہے کہ "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا" کے بانی و صدر محترم و مکرم سید ریاست علی قادری رحمتہ اللہ علیہ نے ناظم صاحب سے فرمایا کہ امام احمد رضا کے "قصیدہ سلامیہ" پر شعراء نے تضمینیں لکھی ہیں، تم بھی اعلیٰ حضرت سے اپنی عقیدت کو ہوا لگاؤ اور تضمین لکھو۔ بس پھر کیا تھا ناظم صاحب کو جوش آگیا اور ایک ہی رات میں تیس شعروں پر تیس بندوں پر مشتمل تضمین لکھ ڈالی۔ پھر جوش و خروش کا یہ عالم ہوا کہ سات دن کے اندر

اندر اندر ۱۷۱ بندوں پر مشتمل شاندار مکمل تضمین لکھ ڈالی جس سے ناظم صاحب کی حیرت انگیز قدرت کلام کا اندازہ ہوتا ہے۔

تضمین کہنا کوئی آسان کام نہیں کامیاب تضمین کہنے کے لئے دل میں دل ڈالنا پڑتا ہے۔ کسی کے قدم سے قدم ملانا، کسی کے مرغ فکر کے ساتھ ساتھ اڑنا، کسی کے سمندر میں غوطے لگانا، کسی کے جہانِ خیال کی سیر کرنا، کسی کے درخت میں پھل لگانا اور کسی کے گلشن میں اپنے پھول سجانا اتنا آسان کام نہیں۔ تضمین میں مرغ فکر پابند ہو جاتا ہے۔ مرغ فکر کو قفس میں اس طرح بند کرنا کہ حسنِ پرواز میں فرق نہ آئے بڑا مشکل کام ہے۔ مرغ فکر آزاد ہی بھلا اسے پنجرے میں بند کیا جائے تو پھڑ پھڑانے لگتا ہے۔

بشیر حسین ناظم صاحب اور سید محفوظ علی صابر القادری کی تضمینیں فقیر کے سامنے ہیں۔ دونوں حضرات کی تضامین میں بلندیاں جھولتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ کبھی اس طرف کبھی اس طرف، پھر یہ عجیب اتفاق ہے کہ ناظم صاحب اسلام آباد میں اور صابر القادری واہ کینٹ میں۔ نہ جانے ان دونوں حضرات میں آپس میں تعارف ہے یا نہیں۔ فکری لحاظ سے ایک دوسرے کے ذرا قریب ہیں۔ دونوں حضرات کی تضامین کا ایک ایک بند ملاحظہ فرمائیں۔

عارِفہ ، عالِمہ ، عاقِلہ ، طاہِرہ   شاکِرہ ، فائزہ ، عاکِفہ ، طاہرہ
حافظہ ، قارِیہ ، تالِیہ ، طاہرہ   سیّدہ ، زاہِرہ ، طیّبہ ، طاہرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام   (بشیر حسین ناظم)

حامِدہ ، عابِدہ ، زاہِدہ ، ساجِدہ صابِرہ ، ذاکِرہ ، شاکِرہ ، عارِفہ
عاطِفہ ، عادِلہ ، صادِقہ ، صالِحہ سیّدہ ، زاہِرہ ، طیّبہ ، طاہِرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام (صابر القادری)

تضمینِ دل نشین "خوانِ رحمت" میں آپ شاعر خوش نوا جناب بشیر حسین ناظم کے مصرعوں کی رعنائیاں زیبائیاں، فکر کی جولانیاں، خیالات کی بلندیاں، حروف و الفاظ کی روانیاں، خلوتوں کی حیرانیاں، جلوتوں کی جلوہ ریزیاں دیکھیں گے۔

سچ ہے جب فکر و خیال اس دربارِ بیکس نواز میں حاضر ہوتے ہیں تو دل کی دنیا ہی بدل جاتی ہے۔ جذبات کا ایک سیلاب امڈنے لگتا ہے، قلب و دماغ کے روزن کھل جاتے ہیں، افکار و خیالات کو پر و بال مل جاتے ہیں، الفاظ و حروف صف بہ صف کھڑے ہو جاتے ہیں۔ انہیں بھی زبان مل جاتی ہے۔

میری دعا ہے کہ سلامِ اعلیٰ حضرت پر ناظم صاحب کی دلکش و جان نواز تضمین بارگاہِ سیّدِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام میں منظور و مقبول ہو کر عوام الناس میں درجۂ قبول پائے اور وہ عنداللہ، عندالرسول اور عندالناس ماجور ہوں۔ آمین یارب العالمین

مخلص

محمد مسعود احمد عفی عنہ

۱۷ دسمبر ۱۹۹۲ء کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشوائی

ازعندلیب چمنستان رسالت، طوطی باغ نبوت، قائد نعوت نگاراں، امیر کشور دردشعاراں، استاد وقت، خوش رخت و خوش بخت، مقبول و منظور بارگاہ مصطفےٰ، کشتۂ تیغ مؤدّت، آل سیّد الوراء قتیل دشنۂ محبت اولیاء، خالی از معائب جناب پروفیسر حفیظ تائب مدظلہ العالی۔

****

نعت بشیر حسین ناظم کے خون خمیر میں شامل ہے کہ ان کے والد میاں غلام حسین چوہان اپنے دور کے ممتاز نعت خوان اور جگت استاد تھے۔ بشیر حسین ناظم ابھی بہت چھوٹے تھے تو ان کے والد نے اپنے آبائی گاؤں شہر گوجرانوالہ سے شرقپور شریف ہجرت کی جو قریہ جنیدِ دَوراں حضرت سیدنا میاں شیر محمد شیرِ ربانی ہے۔ بشیر حسین سات آٹھ سال کی عمر میں سن سنا کر نعت پڑھتے تھے۔ ایک دن حاجی الحرمین عاشق شیر ربانی اور شیدائے ثانی لاثانی جناب الحاج فضل الٰہی مونگا رحمتہ اللہ علیہ نے بشیر حسین کی نعت سنی تو اسے برادر شیر ربانی حضرت میاں غلام اللہ ثانی لاثانی کی خدمت میں لے گئے، حضرت ثانی لاثانی کی نگاہ کیمیا ساز ننھے نعت خوان بشیر حسین پر پڑی تو یہ اسی در کے ہو رہے۔ ان کا زیادہ وقت اپنے محسن عظیم کی خدمت میں گزرنے لگا۔ گویا بشیر حسین کی تربیت میں والدین کے ساتھ ساتھ حضرت ثانی لاثانی کی نگاہ التفات کا بہت دخل رہا۔ دنیاوی تعلیم کے لئے سکول میں اس وقت داخلہ لیا جب عمر گیارہ سال کے قریب تھی۔ عمر کے بارھویں سال میں تھے تو ایک دن حضرت قبلہ

ثانی لاثانی کے ہمراہ صبح کی نماز کے بعد چاہ حضرت میاں صاحب کی طرف نکلے، شہر سے کچھ دور بشیر حسین حضرت ثانی لاثانی کی متابعت میں چل رہا تھا۔ کہ اچانک حضرت ثانی رکے اور مڑکر فرمایا "لے اوئے بشیریا ایتھے تے اوتھے موجاں ای کریں گا۔" بعدازاں حضرت لاثانی صاحب کے الطاف و مراحم اور زیادہ ہوئے تو بشیر حسین ان کی روحانی شفقتوں میں آگے بڑھتا گیا۔ حضرت قبلہ ثانی لاثانی صاحب کی توجہات بھی اس پر خاص تھیں۔ آپ اسے اکثر اپنے ساتھ طویل دوروں پر لے جاتے، چنانچہ بشیر حسین نے حضرت صاحب کی معیت میں برصغیر پاک و ہند کے مشہور اولیائے کرام کے مزارات کی زیارتیں کیں اور ان کے فیوض و برکات سے متمتع ہوئے۔

بشیر حسین کی فطری ذہانت آڑے آئی، اس نے ایک سال میں دو دو جماعتیں پھلانگنی شروع کر دیں۔ سکول میں دعا کہلوانے کی سعادت خوش الحانی کے باعث ابتداء ہی سے اس کے حصے میں آچکی تھی۔ ۱۹۵۱ء میں جب نویں جماعت میں وہ سکول کی بزم ادب کے سیکرٹری ہوئے تو اپنے نام کے آگے اپنے استاد جناب چودھری محمد یوسف صاحب کی تشویق سے "ناظم" کا اضافہ کر لیا اور نعت خوانی کے ساتھ ساتھ نعت کہنے لگے۔ تعلیمی ریکارڈ بہت اچھا ہونے کے باوجود میٹرک سے آگے باقاعدہ تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ گورنمنٹ کالج میں سال اول میں داخلہ لیا لیکن جلد ہی چھوڑ چھاڑ کر لاہور کارپوریشن کے محکمہ چونگی اور پھر محکمہ ٹیکس میں ملازمت اختیار کر لی جہاں حضرت مولانا محمد عبداللطیف زار، مولانا میاں محمد دین کلیم، مؤرخ لاہور اور بشیر احمد قریشی (اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمتیں نچھاور فرمائے) کی صحبتیں میسر آئیں۔ تو دل میں تعلیم کو آگے بڑھانے کا شوق پیدا ہوا، چنانچہ آپ نے ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۸ء تک میں منشی فاضل ایف اے، بی اے اور ایل ایس جی ڈی (لوکل سیلف گورنمنٹ ڈپلوما) کے امتحانات پاس کئے۔ اس عرصہ میں نعت خوانی اور نعت گوئی کا ذوق بھی مسلسل ارتقاء پذیر رہا۔ بعدازاں ۱۹۵۸ء میں آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ورکس میں ملازم ہو گئے، یہاں کے علمی و

ثقافتی ماحول میں رہ کر نام پیدا کیا اور ملازمت کے دوران میں ہی ۱۹۶۹ء اور ۱۹۷۱ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے فارسی، ایم اے پنجابی کیا۔ پھر دارالعلوم حزب الاحناف لاہور سے درس نظامی کے امتحانات پاس کئے۔ ۱۹۷۵ء میں وزارت اطلاعات و نشریات کے شعبہ تحقیق و مراجع میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ریسرچ مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۵ء میں اسی حیثیت میں وزارت مذہبی امور میں چلے گئے جہاں حضرت مولانا کوثر نیازی صاحب کی فعال قیادت اور اسلام آباد کے علمی ماحول میں ان کی ذہنی صلاحیتوں کو جِلا ملی۔ تعلیم کا شوق یہاں آکر بھی کم نہ ہوا چنانچہ پنجاب یونیورسٹی سے ۱۹۷۷ء سے ایم اے اسلامیات اور ایم اے اردو کیا۔ لیکن جو تعلیم آف دی ریکارڈ حاصل کی اس کا شمار ممکن نہیں مگر اس کی دھاک ہر کہیں محسوس کی جا سکتی ہے۔

تیرہ سال کی عمر میں بشیر حسین نے جب شرق پور شریف میں ہونے والے مسلم لیگ کے ایک عظیم اجتماع میں جس میں حضرت قائداعظم کے سوا اس وقت کی مسلم لیگی قیادت موجود تھی، علامہ اقبال کے اشعار پڑھے تو قائدین مسلم لیگ اور عوام الناس حیران و ششدر رہ گئے۔ بعدازاں تحریک پاکستان اپنے شباب کو پہنچی تو بشیر حسین مسلم لیگ کے سٹیجوں کی رونق بنے اور پاکستان بننے تک اپنے والد میاں غلام حسین چوہان کے ساتھ مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر نعت خوانی سے لوگوں کے دلوں کو گرماتے رہے۔ ۲ اگست ۱۹۴۷ء کو انہیں گرفتار کر کے بورسٹل جیل لاہور میں ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کی صبح جاں فزا تک بند رکھا گیا۔ بشیر حسین کی طبیعت ذرا تیز تھی۔ جیل کے اسسٹنٹ وارڈن کرپارام نے کوئی بات کی تو اسے ٹانگوں سے پکڑ کر زمین پر دے مارا۔ اس نے سنبھلنے کے بعد بشیر حسین کی طرف کوئی کھرپا نما چیز پھینکی جس سے بشیر حسین کی دائیں آنکھ زخمی ہو گئی۔ یہ زخم اب بھی نمایاں ہے اور بشیر حسین اسے "نشان پاکستان" تصور کرتے ہیں۔

۱۹۴۷ء سے پہلے وہ ایک ننھے نعت خوان کی حیثیت سے اپنے والد صاحب

کے ہمراہ مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کے سالانہ جلسوں میں شرکت کے لئے لاہور آیا کرتا تو اسے عظیم دینی درسگاہ کے سٹیج پر نعت پیش کرنے کا موقع ملتا۔ ۱۹۴۶ء اور ۱۹۴۷ء کے درمیانی عرصہ میں مرکزی انجمن حزب الاحناف کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں بشیر حسین کو نعت پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ یہ وہ سٹیج تھی جس پر برصغیر کے اہم ترین علماء کرام رونق افروز ہوتے تھے۔ بشیر حسین نے اپنی دلکش آواز میں اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی نعت جس کا پہلا مصرعہ ”ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں“ پڑھی تو ایسا سماں بندھا کہ مولانا محمد یار فریدی رحمتہ اللہ علیہ اٹھ کر رقص کرنے لگے۔ سلام کا مرحلہ آیا تو مخدوم شیاں، حضرت ابوالبرکات سید احمد رحمتہ اللہ علیہ نے بشیر حسین ناظم کے والد بزرگوار سے پوچھا لڑکے کو اعلیٰ حضرت کے کلام کے کچھ اشعار یاد ہیں؟ مثبت جواب ملنے پر انہوں نے بشیر حسین کو سلام پڑھنے کے لئے کہا۔ لڑکے نے سلام پڑھنے کا حق ادا کر دیا۔ اب عام جلسوں کے ساتھ ساتھ نماز جمعہ کے بعد بھی بشیر حسین سلام رضا پڑھنے لگا اور اس طرح اعلیٰ حضرت کے سلام کی ترویج و اشاعت کا اولین سہرا اس کے سر بندھا۔ سلام رضا سے بشیر حسین کا رشتہ اس قدر مضبوط و مستحکم ہوا کہ آج اس سلام پر تضمین لکھنے کا سبب بنا اور اس کار خیر کے محرک بنے حضرت قبلہ سید ریاست علی قادری ڈپٹی ڈائریکٹر ٹیلیفونز اور ڈاکٹر ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا۔ یہ کام جس روانی اور تیزی سے سرانجام پایا اس کا میں بھی شاہد ہوں۔ یعنی بشیر حسین ناظم نے ایک سو اکہتر اشعار پر ایک ہفتے کے اندر اندر شاندار تضمین لکھ دی۔ میں سمجھتا ہوں یہ خصوصی عطائے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فیض اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ ہے ورنہ ایسے منہم بالشان کاموں پر لوگوں کے کئی کئی سال صرف ہوتے ہیں۔

بشیر حسین ناظم نے فارسی، عربی کی کئی دقیق و عمیق کتابوں کے اردو، پنجابی میں ترجمے کئے ہیں۔ ان کے تحقیقی جوہر بھی کئی کتابوں کی صورت میں سامنے آچکے

ہیں اور آرہے ہیں۔ مگر ان کی عمر بھر کی اصل کمائی ان کی نعتیہ شاعری ہے جو عربی، فارسی، اردو، پنجابی، پوٹھوہاری، سرائیکی اور انگریزی زبانوں پر مشتمل ہے۔ انہوں نے فارسی، اردو اور پنجابی کی بہت سی شہکار منظومات کی تضامین بھی لکھی ہیں۔ ان کی نعت اور نعتیہ تضامین کے کئی مجموعے زیر ترتیب ہیں۔ ان کی نعت کا لب و لہجہ عالمانہ، مگر جذبہ عاشقانہ و والہانہ ہوتا ہے۔ اور میں پورے وثوق سے یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نعت، نعت گوئی آگے ہی آگے بڑھتی روایت میں گراں قدر اضافے کا موجب ہوگی اور تضمین کے باب میں ان کی کاوشیں بے مثال ہیں۔ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمتہ کے عہد آفرین و مقبول ترین سلام کے ایک سو اکہتر اشعار ہیں جن سب پر تضمین کرنے کی پہلی سعی جمیلہ سید محمد مرغوب اختر الحامدی علیہ الرحمتہ نے کی۔ حضرت اختر الحامدی اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کے فرزند اکبر حضرت مولانا حامد رضا خان بریلوی کے مرید اور لسان الحسان علامہ ضیاء القادری بدایونی علیہ الرحمتہ کے شاگرد اور جانشین تھے۔ ان کی تضمین ”بہار عقیدت“ کے نام سے چھپی جس کی سلاست و بلاغت اپنی مثال آپ ہے۔

عہد حاضر کے ممتاز نعت نگار سید ہلال جعفری نے بھی سلام رضا کے ۱۵۱ اشعار پر تضمین لکھی جو ”جان رحمت“ کے عنوان سے ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئی۔ ”تضمین مبین“ میں سلام رضا کے ۴۲ اشعار پر تضمین شامل ہے۔ یہ تضمین حضرت عزیز حاصلپوری کی ہے جو پاکستان میں نعت کے اولین نقش گروں میں تھے۔ ان تین حضرات کے علاوہ سلام رضا کے منتخب اشعار پر حضرت علامہ شمس بریلوی، سید صابر القادری بریلوی، حضرت اسلم بستوی، محمد عثمان عارف نقشبندی، صوفی مسعود احمد رہبر محبوبی چشتی کشمیری ضیائی کی تضامین شہزاد احمد کے مرتبہ مجموعے ”لاکھوں سلام“ میں شامل ہیں۔

سلام رضا کی زیر نظر مکمل تضمین لکھنے کی سعادت حضرت الحاج بشیر حسین

ناظم تمغہ حسن کارکردگی کے حصے میں آئی ہے۔ ناظم صاحب علوم جدیدہ و قدیمہ پر کامل دستگاہ رکھنے کے ساتھ ساتھ شعر و ادب کے جدید تقاضوں سے بھی باخبر ہیں۔ اس لئے ان کی تضمین کے ذریعے فکر و فن کے مزید نئے افق سامنے آئے ہیں۔ ذیل میں ہم بعض اشعار پر مختلف شعراء کی تضامین پیش کرتے ہیں۔

شہر یار ارم ، تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

جس کی عصمت پہ صدقے وقار حرم
جس کی زلفوں پہ قرباں بہار حرم
نوشۂ بزمِ پروردگار حرم
شہر یار اِرم ، تاجدار حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام (اختر الحامدی)

جس کے دم سے ہے روشن دیار حرم
جس سے شاداب ہے لالہ زار حرم
باعث عزت و اقتدار حرم
شہر یار اِرم ، تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام (عزیز حاصل پوری)

ابتدائے کرم انتہائے کرم
اے انیس امم اے شفیع امم

بزم کون و مکاں تیرے زیرِ قدم
شہر یار اِرم ، تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام (ہلال جعفری)

حاصل این و آں ، واقف کیف و کم
صبح حسن سعادت ، سحاب کرم
مصطفیٰ مجتبیٰ فخر ہر محترم
شہر یار اِرم ، تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام (شمس بریلوی)

مالک دو جہاں رازدار قدم
زینت لامکاں جوئبار کرم
ساقیِ کوثر و قاسم کل نعم
شہر یار ارم ، تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام (حبیب محمد محسن مظہری)

تیری کملی کے سائے میں ابر کرم
ابروؤں کے اشارے میں لوح و قلم
سطوت دوجہاں ہے ترے در پہ خم
شہر یار ارم ، تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام (اسلم بستوی)

"لا" نہیں جسکے لب پر ہے دائم "نعم"
بڑھ گئے جسکے کل منعموں سے کرم
وہ قسیم نعم وہ شفیع امم
شہر یار ارم ، تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام (بشیر حسین ناظم)

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

لامکاں کی جبیں بہر سجدہ جھکی
رفعتِ منزلِ عرشِ اعلیٰ جھکی
عظمتِ قبلۂ دین و دنیا جھکی
جنکے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام (اختر الحامدی)

ماہ نو نے سدا جن کی تعظیم کی
بزم قوسین کو جن سے عظمت ملی
جن پہ صدقے ہوا حسن تقدیس بھی
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام (عزیز حاصل پوری)

جھک گئے جنکے آگے رسول و نبی
گردنِ عرش جن کے لئے خم ہوئی

شان حق ٹپکی وہ شان حق سے ملی
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام (عبدالسلام شفیق)

بے شکن ابروئے نور کی دلکشی
مدح کیا ہو بیاں حسن قوسین کی
وہ نزاکت، نفاست، وہ پاکیزگی
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام (اسلم بستوی)

جن کی تکریم اسراء کی شب کی گئی
جن کی عزت ظہور مہِ نو نے کی
جنکی عظمت سے پُشت فلک خم ہوئی
جنکے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھووں کی لطافت پہ لاکھوں سلام (راجا رشید محمود)

نوبتِ مغفرت چار جانب بجی
راستی آگئی مٹ گئی ہر کجی
جن کے آنے سے بزم رسالت سجی
جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام (بشیر حسین ناظم)

کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

کعبۂ دین و دل یعنی نقش قدم
جنکی عظمت، نہیں عرش اعظم سے کم
ہر بلندی کا سر ہو گیا جس پہ خم
کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام (اختر الحامدی)

کھائی ہو گی کسی نے نہ ایسی قسم
یہ انوکھی قسم ہے نرالی قسم
حرف قرآں یہی ایک ٹھہری قسم
کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام (عزیز حاصل پوری)

کھائی طیبہ کے شام و سحر کی قسم
کھائی بطحا کے آٹھوں پہر کی قسم
کھائی طیبہ کے دیوار و در کی قسم
کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام (ہلال جعفری)

ان کا ارشاد ہے اس قدر محترم
قبلۂ نطق والا کی شان اتم

اللہ اللہ ان کا کمال حشم
کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام (شمس بریلوی)

زلفِ وَالَّیل ہے شب اثر کی قسم
والضحیٰ روئے تابندہ تر کی قسم
سورۂ البَلَد تیرے گھر کی قسم
کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام (اسلم بستوی)

بدر و خندق میں فتح و ظفر کی قسم
سوئے افلاک ان کے سفر کی قسم
وہ ہیں اصل جہاں بوالبشر کی قسم
کھائی قرآں نے خاک گزر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام (بشیر حسین ناظم)

پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود
یادگاری امت پہ لاکھوں سلام

افتخار دوعالم ہے ان کا وجود
وہ سراپا کرم ہیں بربّ ودود
ان پہ ہو تاابد رحمتوں کا ورود
پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود

یادگاری امت پہ لاکھوں سلام (اختر الحامدی)

وہ جو بخشش کی تھی سب سے پہلی نمود
کاٹے مقراضِ رحمت سے بند و قیود
تھا کوئی درگہِ حق میں محو سجود
پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود
یادگاری امت پہ لاکھوں سلام (ہلال جعفری)

پیش کرتا ہوں نوریں غزل سے درود
کیجے منظور آقا عسل سے درود
طشت جاں میں ہیں مرے کنول سے درود
پہلے سجدے پہ روز ازل سے درود
یادگاری امت پہ لاکھوں سلام (بشیر حسین ناظم)

اور آخر میں صرف دو تضمین نگار ہی میدان میں رہ جاتے ہیں جن کے صرف ایک بند کا موازنہ پیش کیا جاتا ہے۔ (اختر الحامدی، بشیر حسین ناظم)

کتنی ارفع ہے شانِ حبیبِ خدا
مالک دوسرا، سرور انبیاء
مقتدی جسکے سب، سب کا وہ مقتداء
جس کے زیر لواء آدم و من سوئی
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام (اختر الحامدی)

وہ بہار ثنا، افتخار ثناء
روح ارض و سما، پیکر اتقاء

نازش قدسیاں، قائد انبیاء
جس کے زیر لواء آدم و من سوئی
اس سزائے سیادت پہ لاکھوں سلام (بشیر حسین ناظم)

مختلف شعرا کی تضامین کے جو اشعار پیش کئے گئے ہیں ان سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ بشیر حسین ناظم کا راہوار تضمین اکثر سے آگے نکلتا نظر آتا ہے۔ ان کی تحقیق و تجسس کی بدولت سلام رضا کے متن میں بھی کئی جگہ اصلاح ہو گئی ہے اور یوں بعض ناقدین فن کے وہ اعتراض رفع ہو گئے ہیں جو اعلیٰ حضرت بریلوی کے فن پر کرتے تھے۔ کچھ مروجہ مصرعوں کے ساتھ صحیح معرعے درج کئے جاتے ہیں۔

مروجہ مصرع	صحیح مصرع
گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام	ورد باغ رسالت پہ لاکھوں سلام
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام	ملح آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام
برکات رضاعت پہ لاکھوں سلام	انتقائے رضاعت پہ لاکھوں سلام

حضرت بشیر حسین ناظم سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ مروجہ نسخہ ہائے حدائق بخشش کا قدیم نسخوں کے ساتھ موازنہ کر کے اس عظیم کتاب کی تینوں جلدوں کے معیاری متنوں کو سامنے لائیں۔

آخر میں میری پرخلوص دعا ہے مولا کریم جل جلالہ حضور ختمی مرتبت نوشاہ کائنات، نور شش جہات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے توسّل جلیلہ سے میرے عزیز تلمیذ الحاج بشیر حسین ناظم تمغۂ حسن کارکردگی کی اس سعیِ جمیلہ کو مقبول و مشکور فرمائے اور اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

پروفیسر حفیظ تائب
پروفیسر کلیۃ السنۃ شرقیہ
جامعہ پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

عرش صدق و امانت پہ لاکھوں سلام (۱) خلد فہم و فراست پہ لاکھوں سلام
حق سے وجہ قرابت پہ لاکھوں سلام مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جلوہ ہائے صباحت پہ روشن درود (۲) آب و تاب ملاحت پہ روشن درود
ماہتاب جلالت پہ روشن درود مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
ورد باغ رسالت پہ لاکھوں سلام

"لاء" نہیں جسکے لب پر ہے دائم "نعم" (۳) بڑھ گئے جسکے کل منعموں سے کرم
وہ قسیم نِعَمْ وہ شفیع اُمم شہر یارِ اِرم تاجدارِ حرم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

جس پہ پڑھتا ہے ہر مرد صائم درود (۴) مرد بیدار ' انسان نائم درود
جس پہ بھیجیں اناس و سوائم درود شب اسراء کے دولھا پہ دائم درود
نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

جسکے دم سے ہوئی دو جہاں کی نمود (۵) وجہ عفو اثیماں ہے جس کا وجود
جس پہ نازاں ہے ربّ کریم و ودود عرش کی زیب و زینت پہ عرشی درود
فرش کی طیب و نُزہت پہ لاکھوں سلام .

حُسن رُشد و ہدایت پہ الطف درود (۶) جوہرِ خیر و برکت پہ الطف درود
جانِ حرفِ حلاوت پہ الطف درود نورِ عینِ لطافت پہ الطف درود
زیب و زینِ نظافت پہ لاکھوں سلام

آسمانِ عَواطف ' مَراحِم علم (۷) نور ' نبراس ' مہتابِ عرشِ شِیَمْ
کہکشاں و سراج سواد حرم سرو ناز قِدم مغز رازِ حکم
یکہ تازِ فضیلت پہ لاکھوں سلام

آفتابِ دو عالَم پہ اَضحیٰ دُرود (۸) رونقِ بزمِ عُقبیٰ پہ عُمدہ دُرود
اصل و روح طہارت پہ اَزکیٰ دُرود نقطۂ سِرِّ وحدت پہ یکتا دُرود
مرکزِ دورِ کثرت پہ لاکھوں سلام

چادر فِرَقِ کونین عَزِّ بشر (۹) حاکم مُلک جاں مالک خشک و تر
شاہ اَقلیم فوز و فلاح و ظفر صاحبِ رِجعت شمس و شق القمر
نائبِ دست قدرت پہ لاکھوں سلام

روحِ ارض و سماء پیکرِ اتقاء (۱۰) وہ بہارِ ثنا افتخارِ ثناء
نازِشِ قُدسیاں قائدِ انبیاء جس کے زیرِ لواء آدم وَمَنْ سویٰ
اس سزائے سِیادت پہ لاکھوں سلام

جسکے جلووں سے روشن ہے خُلد بریں (۱۱) جس کا دارَین میں کوئی ثانی نہیں
اعتبارِ جہاں وہ شہنشاہ دیں عرش تا فرش ہے جس کے زیرِ نگیں
اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

(۱۲)
اَحمدِ پاک و حمّاد و حامد حَمود — خط حاجات پر نعمتوں کا عُمود
مہبطِ وحیِ رحمان و دریائے جُود — اصل ہر بُود و بہبود و تُخم وُجود
قاسمِ کنزِ نعمت پہ لاکھوں سلام

(۱۳)
بحر جود و سخا پر ہو امجد دُرود — آسمانِ ہُدیٰ پر مُمجّد دُرود
صدرِ حق بدر جنت پہ سرمد دُرود — بابِ فتحِ نبوت پہ بیحد دُرود
ختمِ دَورِ رِسالت پہ لاکھوں سلام

(۱۴)
دُرِّ شہوارِ قدرت پہ نوری دُرود — رطیبِ گلزار قُدرت پہ نوری دُرود
شرحِ اَسرارِ قُدرت پہ نوری درود — شرق انوار قدرت پہ نوری درود
فَتقِ اَزہارِ قُربت پہ لاکھوں سلام

(۱۵)
جان ما' جانِ جانان و جانِ خلیل — نوبہارِ ریاض جہان جلیل
وَردِ گلزارِ عدنان و فہر نبیل — بے سَہیم و قَسیم و عدِیل و مَثِیل
جوہرِ فردِ عِزّت پہ لاکھوں سلام

(۱۶)
بے زَروں کی بضاعت پہ لاکھوں دُرود — بے سہاروں کی قوت پہ لاکھوں درود
حق کی شان و جلالت پہ لاکھوں درود — سِرّ غیبِ ہدایت پہ لاکھوں درود
عطر جیبِ نہایت پہ لاکھوں سلام

(۱۷)
اِعتمادِ وَجاہت پہ لاکھوں دُرود — دستِ زورِ حمایت پہ لاکھوں دُرود
لَمعۂ نورِ وحدتْ پہ لاکھوں دُرود — ماہِ لاہوتِ خلوَت پہ لاکھوں دُرود
شاہِ ناسُوتِ جَلوَت پہ لاکھوں سلام

(۱۸)
شان و امکانِ ارض و سما پر درود — کائنات شقا و شفا پر درود
بحرِ لُطفہُ و سخا و عطا پر درود — کنزِ ہر بیکس و بے نوا پر درود
حِرزِ ہر رفتہ طاقت پہ لاکھوں سلام

(۱۹)
چہرۂ نورِ کے خال و خَدْ پر دُرود — پُورِ عدنان کے عمّ و جد پر درود
تاقیامت حبیب صَمد پر درود — پَرتَوِ اِسمِ ذاتِ اَحَدْ پر دُرود
نسخۂ جامعیّت پہ لاکھوں سلام

(۲۰)
حسن تفرید پر ہو مُفرد درود — شان تجرید پر ہو مُجرَّدْ درود
حق کی سچی شہادت پہ اَشہد درود — مَطلع ہر سعادت پہ اَسعد درود
مَقطع ہر سیادت پہ لاکھوں سلام

(۲۱)
جس پہ بیٹھی کبھی نہ ذُباب و مگس — جس نے توڑا حِصار ہوا و ہوس
جسکی مدحت پہ قادر ہے خَلّاق بس — خلق کے داد رس سب کے فریاد رس
کہفِ روزِ مصیبت پہ لاکھوں سلام

(۲۲)
شاہِ نوری جِبلّت پہ لاکھوں دُرود — رُوحِ عرفان و خُلّت پہ لاکھوں درود
کُل خلائق کی صَفوت پہ لاکھوں درود — مجھ سے بیکس کی دولت پہ لاکھوں درود
مجھ سے بے بس کی قوت پہ لاکھوں سلام

(۲۳)
عبدُہٗ، حق رشیمُ، حق رَساں، حق نُما — شان ہے جسکی عقل و خرد سے وَراء
جس کے نُطقِ صفا میں نہیں ہے ہَوا — شمعِ بزمِ دَنیٰ ہُو میں گُم کن انا
شرحِ متنِ ہُویّت پہ لاکھوں سلام

(۲۴)
جسکے محتاج ہیں سب ولی و صفی   وہ ہے دانائے رازِ خفی و جلی
آدمیّت کو جس سے کرامت ملی   اِنتہائے دُوئی اِبتدائے یکی
جمع تفریق و کثرت پہ لاکھوں سلام

(۲۵)
والیِ سبز گنبد پہ اَخضر درود   شہرِ عرفان و حِکمت پہ اَذفر درود
انکے اصحاب و عِترت پہ اَفسر درود   کثرت بعد قِلّت پہ اکثر درود
عزّت بعد ذلّت پہ لاکھوں سلام

(۲۶)
قلب و روح و نظر کا اُجالا درود   ان سے انس و ولا کا حوالہ درود
ان پہ ارفع سلام ان پہ بالا درود   رب اَعلیٰ کی نعمت پہ اَعلیٰ درود
حق تعالیٰ کی مِنّت پہ لاکھوں سلام

(۲۷)
تاجداروں کے داتا پہ بیحد درود   بے سہاروں کے مولا پہ بیحد درود
غم زدوں کے مُداوا پہ بیحد درود   ہم غریبوں کے آقا پہ بیحد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

(۲۸)
ذات واجب کے ممکن پہ بیحد درود   بندۂ "المہیمن" پہ بیحد درود
انکی آمد کے رسدن پہ بے حد درود   فرحتِ جان مؤمن پہ بیحد درود
غیظِ قلبِ ضلالت پہ لاکھوں سلام

(۲۹)
شاہِ اُمّی لقب ، مُنتہائے طلب   وجہِ فرح و طرب مُنتہائے طلب
مظہر شان رب مُنتہائے طلب   سبب ہر سبب مُنتہائے طلب
عِلّت جملہ عِلّت پہ لاکھوں سلام

(۳۰)
مفخرِ آدمیت پہ اَبہر دُرود   قلب و جاں کی حرارت پہ اَنور درود
شاہکارِ مشیّت پہ اَزہر دُرود   مَصدرِ مَظہریّت پہ اَظہر درود
مَظہرِ مَصدریّت پہ لاکھوں سلام

(۳۱)
جسکے دم سے دَریدہ قبائیں سِلیں   نِعمتیں جسکے آنے سے سب کو مِلیں
جسکی آمد سے باطل کی چُولیں ہِلیں   جسکے جلوے سے مُرجھائی کلیاں کِھلیں
اس گُلِ پاک مَنبت پہ لاکھوں سلام

(۳۲)
شاہِ دُنیا شفاعت گر آخرت   حامِلِ پرچم عزّت و مکرمت
جسکے دم سے ہے انساں فلک مرتبت   قدِّ بے سایہ کے سایۂ مَرحمت
ظِلِّ مَمدُودِ رَأفت پہ لاکھوں سلام

(۳۳)
جسکے در کے گدا نازشِ خُسرواں   فخرِ کرّوبیاں اَفسرِ قُدسیاں
جس کا ذِکر حسیں ہے حَلاوت نشاں   طائرانِ قُدس جس کی ہیں قُمریاں
اس سَہی سَرو قامت پہ لاکھوں سلام

(۳۴)
جو بہ اِذنِ خُدا ہے شفیعُ الوراء   دافعِ رنج و آلام و حُزن و بَلا
جس کے زیرِ قدم ہے مقامِ سُہا   وَصف جس کا ہے آئینۂ حق نُما
اس خُدا ساز طَلعت پہ لاکھوں سلام

(۳۵)
جب تلک محوِ وَصفِ نبی ہم رہیں   کیسے صَیدِ بلائے غم و ہم رہیں
زر بنیں خاکِ طیبہ سے جو ضم رہیں   جس کے آگے سَرِ سَروَراں خم رہیں
اس سَرِتاجِ رِفعت پہ لاکھوں سلام

جسکی یادیں ہیں گرتے ہوؤں کا عصا (٣٦) جسکے سائے کا دریُوزہ گر ہے ہُما
نُورِ ارض و سماء ان کے رُخ کی ضِیاء وہ کرم کی گھٹا گیسُوئے مُشک سا
لکّۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

جس کے دم سے ہُوا چہرۂ کفر شق (٣٧) اسکی یادوں سے ہوں دُور رنج و قلق
اس کی انگشت سے ہو گیا چاند شق "لیلۃ القدر" میں مَطلَعِ الفجرِ حق
مانگ کی اِستقامت پہ لاکھوں سلام

ہے توسّل ہمیں شاہِ لولاک سے (٣٨) دِلِ مُخلِص کیے جس نے ہر باک سے
سرکشی دُور کی نفس چالاک سے لخت لخت دِل ہر جگر چاک سے
شانہ کرنے کی عادت پہ لاکھوں سلام

ماورائے خیالِ بشر ان کی شان (٣٩) ان کی ذاتِ گرامی دوعالَم کی جان
رحمتِ کبریا بے کسوں کی اَمان دُور و نزدیک کے سننے والے وُہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

دو جہاں میں نہیں جسکی کوئی مِثال (٤٠) صنعتِ خلق میں دستِ حق کا کمال
بہرِ مخلوق اِک نعمت لازوال چشمۂ مہر میں موجِ نُورِ جمال
اس رگِ ہاشمیّت پہ لاکھوں سلام

نُورِ حق حمدِ خلّاق کرتا رہا (٤١) جلوۂ ناز میں خوب پلتا رہا
بہرِ عفوِ خلائق مچلتا رہا جسکے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

نوبتِ مغفرت چار جانب بجی (٤٢) راستی آگئی مِٹ گئی ہر کجی
جن کے آنے سے بزمِ رِسالت سجی جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

حلقۂ عین میں مثلِ گلشن مژہ (٤٣) چشمِ حیراں میں ہم شکلِ گلبن مژہ
دیدۂ نور پر ایک چلمن مژہ ان کی آنکھوں پہ وہ سایۂ افگن مژہ
ظلّۂ قصرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ان کے وِردِ گلستاں پہ برسے دُرود (٤٤) دارِ عرفان و اِیقاں پہ برسے دُرود
بخششِ اہلِ ایماں پہ برسے درود اشکباری مژگاں پہ برسے درود
سلکِ دُرِّ شفاعت پہ لاکھوں سلام

بحرِ جُود و کرم چشمۂ ارتضاء (٤٥) شاہرودِ نِعَم مَطلعِ اجتباء
آبشارِ ھُدا ، قُلزُمِ اِصطفاء معنیٔ قد رأی ، مقصدِ ماطغیٰ
نرگسِ باغِ قُدرت پہ لاکھوں سلام

محترم آگیا ، محتشم آگیا (٤٦) دہر میں وہ سراپا کرم آگیا
لے کے پیغامِ ربِّ حرم آگیا جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آگیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

سیّدِ خلد و ارض و سماء پر دُرود (٤٧) ہر ادائے شہِ انبیاء پر درود
میرے آقا کے دستِ عطا پر دُرود نیچی آنکھوں کی شرم و حیا پر درود
اونچی بینی کی رفعت پہ لاکھوں سلام

ذاتِ اَقدَس جو ہر شخص کے کام آئے (۴۸) عاصیوں کو نویدِ شفاعت سنائے
زیرِ دستوں کو حقِ کرامت دِلائے جن کے آگے چراغِ قمر جھلملائے
اُن عِذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

اُن کے اَبْ کی وَجاہت پہ بیحد درود (۴۹) ان کے جَدّ کی شرافت پہ بیحد درود
اُن کی حَد کی ثقاہت پہ بیحد درود ان کے خَد کی سہولت پہ بیحد درود
انکے قدّ کی رشاقت پہ لاکھوں سلام

جسکی روئیت سے دل نور پانے لگے (۵۰) جس کے عِرفان سے وَجد آنے لگے
جس سے فانوس جاں مسکرانے لگے جس سے تارِیک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

ان پہ بھیجیں گلستان ، دِلستاں درود (۵۱) عالَمِ قدس و دُنیائے اِمکاں درود
جِس پہ بھیجے سدا ربِّ رحماں درود چاند سے منہ پہ تاباں دَرخشاں درود
ملح آگیں صَباحت پہ لاکھوں سلام

ڈھل گیا حِلقِ اَنفُس میں تھا جو علَق (۵۲) بن گئی ان سے ارض مجبرّ زلَق
بدلے صبحِ حُسیں میں ظلامِ غَسَق شبنمِ باغِ حَقّ یعنی رُخ کا عَرَق
ان کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

ان کی توصیف ہے آبروئے سخن (۵۳) نطقِ شیریں سے مسحور ہیں جانَ و تن
بوئے گیسُو سے معمور دِل کے چمن خط کی گردِ دَہن وہ دِل آرا پھبن
سبزۂ نہرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

اُن کی تنویر سے رَونقِ آب و گل (۵۴) سائبانِ جہاں ان کی رحمت کا ظِل
ان کا تذکار تسکین ہر مضمحل رِیشِ خُوش مُعتدِلَ مرہمِ رِیشِ دِل
ہالۂ ماہِ نُدرت پہ لاکھوں سلام

خمرِ یادِ نبی کی ہیں سرمستیاں (۵۵) جس سے آباد ہیں عشق کی بستیاں
اُنکے ذِکرِ حُسیں میں ہیں خُوش بختیاں پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتّیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

جس سے پھیلا جہاں میں پیامِ وَفا (۵۶) جس سے جھوٹے خداؤں کی ٹوٹی انَا
جسکے دم سے بڑھی شانِ صِدق و صَفَا وُہ دَہن جس کی ہر بات وَحیِ خُدا
چشمۂ عِلم و حِکمَت پہ لاکھوں سلام

جو ہے محبوبِ حق سیّد اِنسَ و جَاں (۵۷) اس کا ثانی زمان و مکاں میں کہاں
جس نے بخشی اَسیروں کو عَفو و اَماں جس کے پانی سے شاداب جان و جِناں
اُس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

جس کے خُدّام عالَم کے سُلطان بنے (۵۸) جس کے اَقوال اَنوارِ اِیمان بنے
قاطِع دَرد ، تریاقِ حرماں بنے جس سے کھاری کنُویں شیرۂ جاں بنے
اس زُلالِ حلاوت پہ لاکھوں سلام

بہرِ حق جو جہاں کے مَظالم سہیں (۵۹) دشمن جاں کے حق میں دعائیں کریں
طالِب عفو و غُفرانِ اُمّت رہیں وہ زُباں جِس کو سب کُنْ کی کُنجی کہیں
اس کی نافِذ حکومت پہ لاکھوں سلام

آن کی شانِ عزیمت پہ بے حد درود (۶۱) طرزِ تبلیغ و دعوت پہ بے حد درود
موعظت کی حلاوت پہ بے حد درود اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد درود
اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام

وہ دعا جس پہ ہے اِنحصار قبول (۶۲) وہ دعا جو بنی برگ و بار قبول
وہ دعا جو ہے دار و مدارِ قبول وہ دعا جس کا جوبن بہارِ قبول
اس نسیم اِجابت پہ لاکھوں سلام

اس قسیم محبت پہ لاکھوں درود (۶۳) وجہِ تسکین و راحت پہ لاکھوں درود
مصدرِ نور و نکہت پہ لاکھوں درود اسکی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود
اسکے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

ان میں انوار ہیں حسن مستور کے (۶۴) ان پہ منظر کھلے بیتِ معمور کے
جن کی تابش سے گیسو سجے حور کے جنکے گچھے سے لچھے جھڑیں نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

بادِ رحمت سے سب بادیے ہنس پڑیں (۶۵) نورِ حق سے فلک کے دیے ہنس پڑیں
غمزدہ لوگ ان کے لئے ہنس پڑیں جنکی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

جس کی آواز ہے از کراں تا کراں (۶۶) ختم جس پر ہوا حسن و زورِ بیاں
جو ہے قند و نبات و عسل کا مکاں جس میں نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

جن کی ترتیب سے بڑھ گئی شان صف (۶۷) جس سے بڑھتی ہے نیروئے ہر ذوالکتف
مفتخر ہو گئے جن سے شاہِ نجف دوش بردوش ہے جن سے شانِ شرف
ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

جس سے پائے تسلی دلِ مضمحل (۶۸) جس کو دیکھیں تو ہو سِلک نم منفصل
چاک رحماں نصیبی کے سب جائیں سل حجراسود و کعبۂ جان و دِل
یعنی مہرِ نبوت پہ لاکھوں سلام

وہ جبینِ مقدس فروغِ ظہور (۶۹) دیدِ خدین پُر نور وجہِ سرور
جنکے رخ کی ضیاء آب و تاب دھور روئے آئینۂ علم پُشت حضور
پُشتیِ قصرِ ملت پہ لاکھوں سلام

اہلِ تکویث و ذم کو نقی کر دیا (۷۰) سب تہی دامنوں کو سخی کر دیا
وارثِ علم مجھ سا غبی کر دیا ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

بزمِ لاہوت میں ان سا دولھا نہیں (۷۱) دوسرا کوئی بھی شاہِ اسراء نہیں
جملہ مخلوق میں کوئی ان سا نہیں جس کو بارِ دوعالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

کر دیا ہر دلِ مضطرب پرسکوں (۷۲) ان سے بدلی میری قسمت واژگوں
ان کی دہلیز پر ہے فلک سرنگوں کعبۂ دین و ایمان کے دونوں ستوں
ساعدینِ رسالت پہ لاکھوں سلام

(٧٣) کوئے شاہِ مدینہ ہے طورِ کرم ذکرِ سلطانِ خوباں حضورِ کرم
جسکے ہر خط میں ہے موجِ نورِ کرم چہرۂ حق نما ہے ظہورِ کرم
اس کفِ بحرِ ہمت پہ لاکھوں سلام

(٧٤) قلب و جانِ نبی دردِ اُمت سہیں محوِ تسبیح اُن کے انامل رہیں
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں وہ اصابع جنہیں دودھ دہارے کہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

(٧٥) اُنکے دامن سے وابستہ ہیں خوش آل دلرُبا ہیں نبی کے جلال و جمال
عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال اُنکے وصف و ثناء کی کسے ہے مجال
ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

(٧٦) اُنکے حسنِ سخاوت پہ ارفع درود انکے رعب و شہامت پہ ارفع درود
رفع ذکرِ جلالت پہ ارفع درود انکے شانِ قناعت پہ ارفع درود
شرحِ صدرِ صدارت پہ لاکھوں سلام

(٧٧) وردِ صَلِّ علیٰ جان و دل سے کروں انکے نعلین پر اپنی آنکھیں دھروں
دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں دل میں ہے انکی مدح و ثناء میں مروں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

(٧٨) اُن کے اذکار سے پائیں رُوحیں جلاء دیدِ شاہِ مدینہ ہے وجہِ شفاء
کل جہاں ملک اور جَو کی روٹی غذا بادشاہوں سے خوشتر ہے ان کا گدا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

(٧٩) جس سے کفر و ضلالت کی شورش دبی جو سرِ خلق پر سایہ گستر رہی
جو کہ عزمِ شفاعت پہ کھنچ کر بندھی جو مصائب میں خلقت کی قوت بنی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

(٨٠) ان کی تحمید سے آئے جاں کو سرور ان سے آباد ہیں گلستانِ دُہُور
انبیاء یہ کریں زانو جس کے حضور ان کا ناعت ہے ربِّ رحیم و غفور
زانووں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

(٨١) ذاتِ خیرالورٰی عاصیوں کا بھرم دولتِ بے بہاء عشقِ شاہِ حرم
ساقِ اصلِ قدم شاخِ نخلِ کرم بے کسوں کا عصا دستِ شاہِ اُمم
شمعِ راہِ اصابت پہ لاکھوں سلام

(٨٢) سوئے افلاک اُن کے سفر کی قسم بدر و خندق کی فوز و ظفر کی قسم
کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم وہ ہیں اصلِ جہاں بوالبشر کی قسم
اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

(٨٣) ہو گیا رُوکش بدرِ بطحا کا چاند کوہِ فاراں پہ چمکا جو مکہ کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند چھا گیا ہر رشاقت پہ عقبیٰ کا چاند
اس دلِ افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

(٨٤) کیجے منظور آقا غسل سے درود پیش کرتا ہوں نوریں غزل سے درود
پہلے سجدے پہ روزِ ازل سے درود طشتِ جاں میں ہیں میرے کنول سے درود
یادگاریِ اُمت پہ لاکھوں سلام

(۸۵) بدر روشن ہوا ان کی تنویر سے　　آئے دنیا میں اِعزاز و توقیر سے
جس کی خلقت ہوئی حسن تطہیر سے　　زرع شاداب و ہر ضرعِ پر شیر سے
اِنتقائے رضاعت پہ لاکھوں سلام

(۸۶) بہر جملہ اُمَم فکر غفراں کریں　　چارۂ شدت درد حماں کریں
غمزدہ بے سہاروں کا درماں کریں　　بھائیوں کے لئے ترکِ پستاں کریں
دودھ پیتوں کی نَصَفَت پہ لاکھوں سلام

(۸۷) اس نقی و مطہر پہ اَزکیٰ درود　　تابناک و درخشاں، مُصَفّا درود
اس پہ تنزیہہ و پاکیزگی کا درود　　مہد والا کی قسمت پہ صدہا درود
بُرجِ ماہِ رسالت پہ لاکھوں سلام

(۸۸) اُنکی زُلفیں ہیں ینبوعِ مشک ختن　　مرکزِ نورِ خلّاق، نوریں بدن
پھول سا ہے دہن چاند سی ہے ذَقَن　　اللہ اللہ وہ بچپنے کی پھبن
اُس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام

(۸۹) شاہِ دیں سیّدُ الانبیاء پر درود　　جلوۂ قدرتِ کبریا پر درود
ہادی و مہدیِٔ دوسرا پر درود　　اُٹھتے بوٹوں کی نشو و نما پر درود
کھلتے غنچوں کی نکہت پہ لاکھوں سلام

(۹۰) فرقِ رحماں پہ ہے مثل تیشہ درود　　ہے ہمارا وظیفہ و پیشہ درود
پڑھتے ہیں شہری و اہلِ بیشہ درود　　قفلِ پیدائشی پر ہمیشہ درود
کھلنے سے کراہت پہ لاکھوں سلام

(۹۱) سیدِ ذوالکرم پر مثالی درود　　ہو جمالِ حرم پر جمالی درود
شاہِ دارَین پر لایزالی درود　　اِعتلائے جبلّت پر عالی درود
اِعتدال طویّت پہ لاکھوں سلام

(۹۲) اَشرفِ انبیاء پر ہزاروں درود　　مرکز اجتباء پر ہزاروں درود
نورِ ارض و سما پر ہزاروں درود　　بے بناوٹ ادا پر ہزاروں درود
بے تکلّف ملاحت پہ لاکھوں اسلام

(۹۳) ان کے رُخسار پر ہو دمکتی درود　　وردِ لب پر دمادم چمکتی درود
رُوئے انور پہ ان کے چمکتی درود　　بھینی بھینی مہک پر مہکتی درود
پیاری پیاری نفاست پہ لاکھوں سلام

(۹۴) سَروَرِ ذی وجاہت پہ شیریں درود　　صاحب اِستقامت پہ شیریں درود
کانِ حلم و ذکاوت پہ شیریں درود　　میٹھی میٹھی عبارت پہ شیریں درود
اچھی اچھی اشارت پہ لاکھوں سلام

(۹۵) جُودَ و دادَ و دَہِش پہ کروڑوں درود　　جبہۂ نور کش پہ کروڑوں درود
بشرۂ ماہ وش پہ کروڑوں درود　　سیدھی سیدھی رَوِش پہ کروڑوں درود
سادی سادی طبیعت پہ لاکھوں سلام

(۹۶) جلوہ گُستر ہیں وہ خلوت و غار میں　　رُوح کے باغ میں دِل کے گلزار میں
مجلسِ جان میں بزمِ ابرار میں　　رازِ گرم و شب تیر و تار میں
کوہ و صحرا کی خلوت پہ لاکھوں سلام

(۹۷)
جسکے ہیں دائرے میں سماک و سمک   جسکے ہالے میں بدر و قمر کی چمک
جسکے حلقے میں ہے فرش و خلدو فلک   جسکے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک
اس جہانگیر بعثت پہ لاکھوں سلام

(۹۸)
باغ دیں میں عنادل چہکنے لگے   گلستانِ محبت مہکنے لگے
سوئے عصیاں مراحم ہمکنے لگے   اندھے شیشے جھلاجھل دمکنے لگے
جلوہ ریزیِ دعوت پہ لاکھوں سلام

(۹۹)
ان کی پیشانی و لب پہ بیحد درود   حجلۂ روح کی چھب پہ بے حد درود
مطلع رحمتِ رب پہ بے حد درود   لطف بے داری شب پہ بیحد درود
عالَم خوابِ راحت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۰)
وجہ اکرام و وجہ حضوری درود   مومنوں کو ہے پڑھنا ضروری درود
دور کرتا ہے طیبہ کی دوری درود   خندۂ صبح عشرت پہ نوری درود
گریۂ ابرِ رحمت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۱)
قلب و جاں کی حرارت پہ دائم درود   جن و انساں کی چاہت پہ دائم درود
اہل ایمان کی راحت پہ دائم درود   نرم خوئی لینت پہ دائم درود
گرمیٔ شان و شوکت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۲)
ظلم و بغیان کی قیمتیں رچک گئیں   کشتہائے جفا و حسد پھک گئیں
کفر و طغیان کی آندھیاں رک گئیں   جسکے آگے کبھی گردنیں جھک گئیں
اس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۳)
دل کے اہلِ تمنا سے پوچھے کوئی   صاحبِ چشم بینا سے پوچھے کوئی
ماجرا یہ زلیخا سے پوچھے کوئی   کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۴)
نور کی انجمن میں جمال و کمال   دستِ نقاشِ قدرت کا یکتا کمال
عزت و مجد کا نیرِ لازوال   گردمہ دستِ انجم میں رخشاں ہلال
بدر کی دفعِ ظلمت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۵)
چمکا دنیا میں جب حق کا بدرِ مبیں   اترا جب بدر میں آفتابِ یقیں
لقمۂ سیف بنتے گئے سب لعیں   شورِ تکبیر سے تھرتھرائی زمیں
جنبشِ جیشِ نصرت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۶)
ان کی ہیبت سے کوہ و دمن گونجتے   صوتِ سیف و سناں سے گگن گونجتے
ان کے آہنگِ جرأت سے رن گونجتے   نعرہ ہائے دلیراں سے بن گونجتے
غرشِ کوسِ جرأت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۷)
گیت اللہ اکبر کے گاتی صدا   سرسراتی ہوئی جگمگاتی صدا
دل لبھاتی ہوئی من کو بھاتی صدا   وہ چقاچاق خنجر سے آتی صدا
مصطفٰے تیری صولت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۸)
تیغ زن جب ہوا لشکرِ غازیاں   ہو گئیں ختم باطل کی دم سازیاں
کھل گئے کفر کے سب کے سب رازیاں   انکے آگے وہ حمزہ کی جانبازیاں
شیرِ غرانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

(۱۰۹)

اسکے ہر قریہ و کو پہ لاکھوں درود حجرۂ رشکِ مینو پہ لاکھوں درود
زُلفِ رُخسار و گیسو پہ لاکھوں درود الغرض ان کے ہر مُو پہ لاکھوں درود
اُن کی ہر خُو و خَصلت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۰)

پڑھتے ہیں اَبطَحِی و تہامی درود رُومِی و اَعجَمِی نیز شامِی درود
ان کی ذاتِ مقدس پہ سامِی درود اسکے ہر نام و نسبت پہ نامی درود
اسکے ہر وقت و حالت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۱)

ان پہ عُودی مُعنبر کروروں درود ہوں تصدّق نچھاور کروروں درود
ان پہ نُوری مُعطّر کروروں درود ان کے مَولا کے ان پر کروروں درود
ان کے اَصحاب و عِترت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۲)

آپ کا دستِ رحمت ہمائے قُدس حشر میں ان کی شوکت لِوائے قُدس
زینتِ چرخ ہیں نقشِ پائے قدس پارہ ہائے صُحُف غُنچہ ہائے قُدس
اَہلِ بیتِ نُبوّت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۳)

جسکی مِدحت کے ہیں عرش پر زمزمے جسکی رحمت کے ہیں فرش پر قمقمے
جسکے میدانِ صفوت میں ہیں دمدمے آبِ تطہیر سے جس میں پَودے جمے
اُس ریاضِ نَجابت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۴)

جو ہیں مُلکِ سخا و وفا کے امیر کشورِ اِصطِفاء ، اِرتِضاء کے سفیر
عاشقان و محبّان ربِّ قدیر خونِ خیرالرسل سے ہے جن کا خمیر
اِن کی بے لَوث طِینت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۵)

پیکرِ عصمت و عِفّت و اتقاء وہ سراپا وَفا ، جانِ صَبر و رضا
مادرِ سیّداں بانوئے مُرتضٰی اس بَتول جگر پارۂ مُصطفٰے
حُجلہ آرائے عِفّت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۶)

جب سے دیکھا گھر ان کا مَہ و مہر نے فیضِ اَنوار پایا مہ و مہر نے
پاسِ اَنفاس رکھا مہ و مہر نے جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس رِدائے نَزاہت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۷)

عارِفہ ، عالِمہ ، عاقِلہ ، طاہِرہ شاکِرہ ، فائِزہ ، عاکِفہ ، طاہِرہ
حافِظہ ، قارِیہ ، تالِیہ ، طاہِرہ سیِّدہ ، زاہِرہ ، طیِّبہ ، طاہِرہ
جانِ احمد کی راحت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۸)

نُورِ عینِ نبی کشتۂ اَشقِیا سیرتِ مُصطفٰے صُورتِ مُصطفٰے
جانِ اَہلِ وَفا زینِ آلِ عَبا وہ حسن مُجتبٰی سیّدُ الاَسخیا
راکبِ دوشِ عِزّت پہ لاکھوں سلام

(۱۱۹)

سر بہ سر اٰمن فرزند شیر خدا وہ جگر گوشۂ حضرتِ فاطمہ
جس کو سمّ شہادت کا رتبہ ملا اَوجِ مہرِ ھُدٰی مَوجِ بحرِ نَدیٰ
رُوحِ روحِ سخاوت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۰)

شانِ آلِ عَباء و نشانِ نبی حاصِلِ عظمتِ دودمانِ نبی
سروِ باغِ شمیم اور جانِ نبی شہد خوارِ لُعابِ زبانِ نبی
چاشنی گیرِ عصمت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۱)
قدوۂ اولیاء عمدۂ اصفیا   میرو سلطان جان گستران وغا
قوتِ قلبِ مومن عصائے وفا   اس شہید بلا شاہِ گلگوں قباء
بے کس دشت غربت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۲)
جو ہے شانِ شہادت وقارِ سلف   دھوم جس کی شجاعت کی ہے ہر طرف
رشک قدوسیاں شاہد سرکف   دُرِ دُرج نجف مہر برج شرف
رنگ روئے شہادت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۳)
جن سے بیت نبی تھا حسین و رشیق   جن سے بنیاد علم و عمل تھی وثیق
جو تھیں ہربات میں بے مثال و انیق   اہل اسلام کی مادرانِ شفیق
بانوآنِ طہارت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۴)
اہلِ بیتِ رسالت کی صف پر درود   بحرِ تطہیر کے ہر صدف پر درود
مادران امیرِ نجف پر درود   جلوگیانِ بیت الشرف پر درود
پردگیانِ عفت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۵)
وہ تشفی دہِ سید انس و جاں   رونق مجلہ نورِ کون و مکاں
صدق و احسان کا قلزم بیکراں   پیتما پہلی ماں کہف امن و اماں
حق گزار رفاقت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۶)
ذات جس کی سراپا فضائل ہوئی   جس کی دولت دوائے مسائل ہوئی
جس کی تعظیم کی خلق قائل ہوئی   عرش سے جس پر تسلیم نازل ہوئی
اس سرائے سلامت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۷)
جس پہ بارانِ انوار ہے روز و شب   سب منازل معزز ہیں جس کے سبب
بیت محبوب حق مہبطِ لطفِ رب   منزلِ من قصب لانصب لاصخب
ایسے کوشک کی زینت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۸)
راز دارِ رموزِ خفی و جلی   گنجِ علم و معارف، یم آگہی
جس کی عصمت پہ شاہد ہے قرآن بھی   بنتِ صدیق، آرامِ جانِ نبی
اس حریمِ برأت پہ لاکھوں سلام

(۱۲۹)
ان پر رضوان مولا ہو شام و پگاہ   جن کو ثابت کیا وحی نے بے گناہ
پیکرِ عصمت و عفت و عز و جاہ   یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ
ان کی پرنور صورت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۰)
جن سے صلِّ وسلم کی آئیں صدائیں   جنکے انوار سے اہلِ حق فیض پائیں
جن پہ سایہ کناں ہیں کرم کی ردائیں   جن میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں
ان سرادق کی عصمت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۱)
ابنِ ادریس نعمانِ ثوری نہاد   مالک و ابن حنبل، حرم کے عماد
دستگیرانِ امت چراغِ وداد   شمع تابان کاشانۂ اجتہاد
مفتی چار ملت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۲)
ان کے عرفان و ایقان و وُد پر درود   ان کی دنیا میں ایلاد و شد پر درود
ان کے جسم و جسد کالبدر پر درود   جان نثاران بدر و احد پر درود
حق گزاران بیعت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۳)

جن کو آفاق میں خوب شہرہ مِلا   اس جہاں میں ہی بخشش کا طغرا مِلا

عزّ و اِکرام کا خاص حِصّہ مِلا   وہ دَسوں جن کو جنّت کا مژدہ مِلا

اس مُبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۴)

آبروئے صداقت مُرادِ وفا   ازپے کشت مِلّت سحابِ سخا

ثانیَ اثنین رُوحِ صفاء و رضاء   خاص اس سابقِ سیرِ قربِ خدا

اَوحدِ کاملیّت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۵)

وہ فِدا کار و شہکارِ نُورِ خُدا   فِطرتاً صیدِ صمصامِ دین ہُداء

خوش۔ادا خوش لِقا خوش صدا خوش عطا   سایۂ مُصطفےٰ مایۂ اصطفاء

عزّو نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۶)

جسکے آقا کے دشمن سبھی تھے عُتُل   جِسکے آگے ہوئی شمع تفریق گل

جس کا حُسنِ تدبّر ہے منوء سُبل   یعنی اس اُفضَلُ الخَلقِ بعدَ الرُّسُلُ

ثانیَ اثنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۷)

زور دست نبی عظمتوں کے امیں   جاں نِثار و فِداکارِ دینِ مُبین

صاحبِ تاجَ و اِکلیلِ حقُّ الیقین   اَصدَقُ الصّادِقین سیّدُ المتّقین

چشمُ و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

(۱۳۸)

مُصطفےٰ کی دُعا کا اَچھوتا ثمر   آسمانِ عدالت کا رُوشن قمرُ

جِسکے قدموں کے نیچے تھے فوزَ و ظفرَ   وہ عُمر جِس کے اَعداءُ پہ شیدا سَقَرُ

اس خُدا دوست حضرتُ پہ لاکھوں سلام

(۱۳۹)

وہ فقیرِ مُحمّد شہیدِ وِلاء   مَست جامِ رَحیق شہِ اَنبیاء

دافعِ فرق اَصنامَ و کِذب و ریاء   فارِقِ حَق و باطِل اِمامِ ہُدا

تیغ مَسلُولِ شِدّت پہ لاکھوں سلام

(۱۴۰)

بہرِ کُفّار تیرِ کمان نبی   حافِظِ عتبہ و آستان نبی

اِعتماد نبی پاسبانِ نبی   ترجُمانِ نبی ہمزُبانِ نبی

جاں نثارِ رِسالتُ پہ لاکھوں سلام

(۱۴۱)

اس حیَا دار یارِ نبی پر درود   ابنِ عفّان مردِ غَنی پر درود

مُصطفےٰ کے مُعین جلی پر درود   زاہد مسجد اَحمدی پر درود

دَولتِ جیشِ عُسرتُ پہ لاکھوں سلام

(۱۴۲)

مُعترِف جس کی خِدمات کے ہیں سَبھی   اَمن کے واسِطے جان قربان کی

خاص شرم و حیا جس کی پہچان تھی   دُرِّ منثُور قُرآن کی سِلک بھی

زَوجِ دوُ نُورِ عِفّتُ پہ لاکھوں سلام

(۱۴۳)

جاں سپار و وقارِ شہ انبیاء   واسطے جس کے اللہ کافی ہُوا

کشتہ سیف برانِ جوُر و جفا   یعنی عُثمان صاحِبِ قمیص ہُداء

حلّہ پوشِ شہادتُ پہ لاکھوں سلام

(۱۴۴)

تاجدارِ کرامتُ ، شہیدِ یقیں   بابِ شہرِ حکم قوّتِ شاہ دیں

قیّمِ قدرِ حق ، نیست شکے دریں   مُرتضٰی شیرِ حق اَشجعُ الاَشجعین

ساقیِ شیرَ و شرُبتُ پہ لاکھوں سلام

(۱۴۵)
عاشقِ اَسبقِ حرفِ قالوا بَلیٰ　فخرِ اِسلام ، ہارُونِ شاہ ہُداء
عبدِ حق خُو ، جَمالِ نبیِّ الوَرَاء　اَصلِ نَسلِ صَفَا وَجہِ وَصلِ خُدا
باب فصلِ وَلایَت پہ لاکھوں سلام

(۱۴۶)
ان کے زیرِ قدم رِفعتوں کے بُرُوج　ان سے آباد ہیں قلب و جاں کے مُرُوج
اَللہ اَللہ بر کارِم دِیں عُرُوج　اَوّلین دافعِ اہلِ رِفضَ و خُرُوج
چارمی رُکن مِلّت پہ لاکھوں سلام

(۱۴۷)
دافعِ رَنج و کُرب و بَلا و مِحَن　دیکھیے انکے نیروئے تَن کی پھَبَن
اُنکے آگے ہے صَہوہ ہر اک پیلتن　شیرِ شمشیر زَن شاہ خیبر شِکَن
پَرتوِ دَستِ قُدرت پہ لاکھوں سلام

(۱۴۸)
اَسپ ہائے خرد جس سے ہیں باسروج　جس کے علم و عمل ہیں پیام وعُلوج
جسکے نعرے سے کھل جائے راہ دروج　ماحی رِفض و تفضیل و نصب و خروج
حامیِ دِین و سُنّت پہ لاکھوں سلام

۱۴۹
جن پہ راضی ہے سارے جہانوں کا رب　نفس کی قید میں آنے والے تھے کب
جو ہیں عزّ اُمَم جملہ عالَم کی چھب　مومنین پیش فتح و پس فتح سب
اہلِ خیر و عَدَالَت پہ لاکھوں سلام

(۱۵۰)
بن گئے اہلِ فضل و کمال و ہنر　خاک ہوتے ہوئے ہو گئے وہ اَمر
تابعیں بن گئے مومان ظفر　جس مسلماں نے دیکھا انہیں اک نظر
اُس نظر کی بَصَارَت پہ لاکھوں سلام

(۱۵۱)
ماند ہے جسکے آگے ضیا ماہ کی　جن کی تعلیم ہے روشنی راہ کی
جن پہ ہے آفریں خلق کے شاہ کی　جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی
ان سب اہل محبّت پہ لاکھوں سلام

(۱۵۲)
آب و تاب در مستطاب طُہور　رَونق قصرِ سَادات و باب طُہور
شاہِ سجّاد عزّت مآب طُہور　باقیٔ سَاقیان شرابِ طُہور
زینِ اَہل عِبَادَت پہ لاکھوں سلام

(۱۵۳)
ٹھہرے آرام جاں شاہِ ذی جاہ کے　ہادی و رہنما عزم کی راہ کے
پیارے محبوب و مطلوب اللہ کے　اور جتنے ہیں شہزادے اس شاہ کے
ان سب اہل مَکَانت پہ لاکھوں سلام

(۱۵۴)
ان کی عُمدہ رِقیادت پہ اَعلیٰ درود　ان کے شوقِ شہادت پہ اَعلیٰ درود
انکے حسن عَزِیمت پہ اَعلیٰ درود　ان کی بالا شَرَافت پہ اَعلیٰ درود
ان کی وَالاَ سِیَادت پہ لاکھوں سلام

(۱۵۵)
محترم محتشم بندگانِ نظیف　ناشِرَان عُلُومِ کتابِ مُنیف
اُمّتِ مُصطفیٰ میں مکرّم ، شریف　شافعی مَالِک اَحمد اِمَام حَنیف
چار باغِ اِمَامَت پہ لاکھوں سلام

(۱۵۶)
رحمتیں حق کی جن میں ہو شامل درود　عالِمانِ حقیقت پہ فاضل درود
واعِظان نصیحت پہ عَاجِل درود　کامِلان طریقت پہ کامل درود
حامِلان شَرِیعت پہ لاکھوں سلام

(۱۵۷)

پیر روشن ضمیر جہان ہدا اعتبار ولاء اعتماد صفا
افسرِ و تاج و اکلیل فرق ہما غوث اعظم امامُ التقیٰ والنقیٰ
جلوۂ شانِ قدرت پہ لاکھوں سلام

(۱۵۸)

جس کی تقلید میں ہے سراسر مفاد جس کی تعظیم ہے وجہِ نیلِ مراد
عالمِ مصحف و پیر راہِ معاد قطب وابدال ارشاد و رشد الرشاد
محیِٔ دینَ و ملت پہ لاکھوں سلام

(۱۵۹)

بحر و سیل طریقت پہ بیحد درود وجہ نُیل طریقت پر بیحد درود
اس سہیل طریقت پہ بیحد درود مردِ خیل طریقت پہ بیحد درود
فرد اہلِ حقیقت پہ لاکھوں سلام

(۱۶۰)

جس سے تازہ ہوا گلشن اولیاء جس کا ہر قول ہے مامن اولیاء
جس سے پھولا پھلا گلبنِ اولیاء جس کی منبر بنی گردنِ اولیاء
اس قدم کی کرامت پہ لاکھوں سلام

(۱۶۱)

رہبرِ عارفاں افسر دینیاں جس سے ہیں باغ عالم کی رنگینیاں
جس کی مشہورِ عالم ہیں حق بینیاں شاہِ برکات و برکات پیشینیاں
نوبہارِ طریقت پہ لاکھوں سلام

(۱۶۲)

ہادیَ و مرشد بندگان صمد ہے دعا، نور آگیں ہو ان کی لحد
ان کی شانِ علیٰ کی نہیں کوئی حد سیدِ آلِ محمد امامَ الرشد
وردِ روضِ ریاضت پہ لاکھوں سلام

(۱۶۳)

جنکی یادوں سے شاداں ہے قلبِ ملول جن سے عرفاں کا آساں ہوا ہے حصول
ہر دعا جن کی پاتی ہے حسنِ قبول حضرت حمزہ شیرِ خدا اور رسول
زینت قادریّت پہ لاکھوں سلام

(۱۶۴)

جن کا ہر قول سوئے مودّت ہے دال جن کے در سے پلٹتا ہے خالی محال
نخلِ تطہیر کے بارآور نہال نام و کام و تن و جان و حال و مقال
سب میں اچھے کی صورت پہ لاکھوں سلام

(۱۶۵)

جن کی جاں کی ولا قیل و قال رسول جن کا ملجا و ماویٰ خیال رسول
جن کی صورت سے ظاہر جمال رسول نورِ جاں عطر مجموعہ آلِ رسول
میرے آقا کی نعمت پہ لاکھوں سلام

(۱۶۶)

جن کے اخلاق نے پائی دنیا سے داد جن سے اقصائے عالم میں ہے حق زیاد
حسن دین و قصور کرم کے عماد زیب سجاد سجادہ نور نہاد
احمدِ پاک طینت پہ لاکھوں سلام

(۱۶۷)

بہرِ محبوب حق صدقۂ آنجناب از طفیلِ شہ دیں رسالتمآب
بے حدود و قیود و جریمہ، عتاب بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابدَ اہلسنّت پہ لاکھوں سلام

(۱۶۸)

بہرِ اصل خلائق، رسول وراء بہر صدّیق اکبر رفیق خدا
بہرِ فاروق و عثماں علیِ مرتضیٰ تیرے ان دوستوں کے طفیل اے خدا
بندۂ ننگ خلقت پہ لاکھوں سلام

(۱۶۹)

زاہدانِ جہاں، عالمانِ زمن جُملہ اِسلامیاں اور اہل وطن
زمرۂ شاد کامان و اہل محن مرے استاد ماں باپ بھائی بہن
اہلِ ولد و عَشیرت پہ لاکھوں سلام ۔

(۱۷۰)

حق کا محبوب کس کا سہارا نہیں کون سی قوم پر ان کا سایہ نہیں
کون اس در پہ طالِب کرم کا نہیں ایک میرا ہی رَحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی سارِی امت پہ لاکھوں سلام

(۱۷۱)

مَطمحِ چَشمِ رُوئے مُجدّد ہو اور وَجہ تسکین جاں حُسنِ اَحمد ہو اور
دِل میں اَرمانِ دِید محمد ہو اور کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

(۱۷۲)

نعت گویان نامی کہیں ہاں رضا شاعِران گرامی کہیں ہاں رضا
کعب و حسان و جامی کہیں ہاں رضا مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

انتساب

بنام

صاحبِ مقام رفیع جناب الحاج محمد شفیع مرحوم و مغفور

عاشقِ رسولِ مُجدّد جناب الحاج ملک غلام احمد مرحوم و مغفور

کشتۂ سیفِ عشقِ پیمبر جناب الحاج غلام حیدر مرحوم و مغفور

جو عشق و محبت سید المرسلین کا روشن مظہر تھے۔

مینجنگ پارٹنرز بمبئے پلائی ووڈ فیکٹریز پشاور روڈ راولپنڈی

سلسلہ اشاعت ۹۴

سال اشاعت ——— دسمبر ۱۹۹۳ء

تعداد ——— ایک ہزار ۱۰۰۰

ھدیہ: دعائے خیر بحقِ معاونین مجلس رضا

بیرونی حضرات ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔